69769-کیا سابقہ تعلقات کے بارہ میں خاوند کو بتانا چاہیے

سوال

میں جوان لڑکی ہوں میرے لیے ایک ایسے شخص کا رشتہ آیا ہے جس میں ہر وہ صفت پائی جاتی ہے جو ایک مسلمان لڑکی اپنے شریک حیاۃ میں دیکھنا چاہتی ہے، الحمد للہ میں نے یہ رشتہ قبول کر لیا اور عقد نکاح بھی کچھ عرصہ قبل ہو چکا ہے.
میں اس نوجوان میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتی لیکن مشکل یہ ہے کہ اس نوجوان کے رشتہ آنے سے قبل میری سہیلی نے مجھ سے میرے متعلق دریافت کیا تو میں نے اسے بتایا تھا کہ میرے طویل عرصہ تک ایک نوجوان سے تعلقات رہے ہیں، لیکن اب یہ تعلقات ختم ہو چکے ہیں اور میں نے اللہ سے اس کی توبہ بھی کر لی ہے.
لیکن مجھے کچھ عرصہ قبل ہی معلوم ہوا ہے کہ میری اس سہیلی نے اسے یہ سب کچھ بتا دیا ہے، میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے اللہ کے ہاں توبہ کر لی ہے، اور صحیح راہ پر واپس آچکی ہوں، اور اس سے کبھی بات بھی نہیں.
لیکن مجھے جب میری سہیلی نے یہ بتایا تو مجھے بہت صدمہ ہوا اور میں نے اسے ڈانٹا، لیکن سہیلی مجھے کہنے لگی اسے ان تعلقات کے بارہ میں بتانا ہمارے لیے واجب تھا، اور مجھ پر بھی واجب ہے کہ میں پوری صراحت کے ساتھ اسے بتاؤں، میرا سوال یہ ہے کہ:
اگر وہ مجھ سے اس کے متعلق دریافت کرے تو کیا مجھ پر صراحت کرنی ضروری اور واجب ہے یا کہ میں معاملہ کو چھپانا چاہیے؟
میں خوفزدہ ہوں کہ میرا یہ ماضی میری زندگی نہ تباہ کر دے.

پسندیدہ جواب

آپ کی سہیلی نے آپ کے رشتہ کے لیے آنے والے نوجوان کو ان سابقہ تعلقات کا بتا کر غلطی کی ہے جس سے آپ توبہ کر چکی تھیں، اس کا یہ عمل قابل تعریف نہیں اور نہ ہی شریعت کے موافق ہے اور نہ ہی اس میں کوئی حکمت پائی جاتی ہے، کیونکہ مسلمان شخص کو تو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کا حکم دیا گیا ہے کہ اگر کسی کو خفیہ طور پر گناہ کرتے ہوئے دیکھے تو وہ اس کی پردہ پوشی کرے، تو پھر کسی ایسے گناہ کا پردہ فاش کرنا جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو اس کے بارہ میں کیا ہوگا؟!

اور جو کچھ آپ کی سہیلی نے کیا ہے نہ ہی یہ نصیحت و خیر خواہی میں داخل ہوتا ہے جو شریعت نے واجب کی ہے کہ اگر کوئی کسی سے نکاح کرنا چاہے اور اس کے متعلق کسی سے دریافت کرے تو وہ اس کی خیر خواہی کرے، کیونکہ یہ تو ان صفات اور اخلاق کے بارہ میں بتانا ہوتا ہے جس کے بارہ میں وہ جانتا ہے اور جس کے بارہ میں اس سے دریافت کیا جا رہا ہے کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہو تو وہ اس راز کو افشاء کرتا پھرے.

آپ کی کلام سے جو سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی سہیلی نے آپ کے سابقہ تعلقات کا اس نوجوان کو آپ کا رشتہ طلب کرنے سے قبل بتایا تھا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس نوجوان نے جب یہ معلوم کر لیا کہ آپ ان تعلقات سے توبہ کر چکی ہے اور اب صحیح راہ پر قائم ہیں تو اس نے آپ کو معذور جانا ہے اور پھر ہی رشتہ قبول کیا.

اس نوجوان نے یہ عمل کر کے بہتر اور اچھا کام کیا کیونکہ ہر ایک انسان میں کوئی نہ کوئی غلطی پائی جاتی ہے جب وہ اس سے توبہ کر چکے تو پھر اسے اس پر کوئی ملامت نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اسے اس کی سزا دی جائیگی.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"توبہ کرنے والا شخص ایسے شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے خاوند کے ساتھ اس موضوع میں کوئی بات چیت ہی نہ کریں، اور اگر وہ اس بات کو شروع بھی کرے تو تم اسے کہنا کہ یہ ایک شیطانی کی طرف سے تھا اور چلتے ہوئے تعلقات تھے، اور میں اس پر نادم ہوں، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے توبہ و استغفار کی توفیق نصیب فرمائی اور توبہ کر چکی ہوں.

آپ جس ماضی سے توبہ کر چکی ہیں اس سے خوفزدہ مت ہوں، کیونکہ آپ استقامت اختیار کر چکی ہیں اور صحیح راہ پر قائم ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے توفیق و ہدایت اور توبہ کی قبولیت کی دعا کرتی رہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور یقیناً میں اس شخص کی توبہ قبول کرنے والا ہوں جو توبہ کرتا اور ایمان لا کر اعمال صالحہ کرتا اور پھر ہدایت کی راہ اختیار کرتا ہے }.طہ (82).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر ابن آدم خطا کار ہے، اور سب سے بہتر خطا کار وہ ہے جو توبہ کرنے والا ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2499) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو برکت سے نوازے اور آپ دونوں پر برکت نازل فرمائے اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع فرمائے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے.

واللہ اعلم.